٦ بین الاقوامی مسائل

آئیے، اعادہ کریں۔

گزشتہ اسباق میں ہم نے بین الاقوامی نظام میں مقتدر ممالک، بھارت کے دیگر ممالک کے ساتھ تعلقات، بھارت کا دفاعی نظام وغیرہ کا مطالعہ کیا ہے۔ نیز اقوامِ متحدہ اور بین الاقوامی اداروں کے اغراض و مقاصد کا مطالعہ کیا۔ اس سبق میں ہم چند اہم بین الاقوامی مسائل کا مطالعہ کریں گے۔ کچھ مسائل صرف کسی ایک ملک کے نہ ہوتے ہوئے کئی ممالک پر اس کے اثرات مرتب ہوتے ہیں اور وہ سبھی ممالک سے متعلق ہوتے ہیں۔ پوری دنیا کو اندیشوں میں گرفتار کرنے والے ان مسائل کو 'بین الاقوامی مسائل' کہتے ہیں۔ بین الاقوامی مسائل کو حل کرنے کے لیے تمام ممالک کی جانب سے مشترکہ کوششوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس سبق کے ذریعے حقوقِ انسانی، ماحولیات اور انتہا پسندی جیسے مسائل کا مطالعہ کیا جائے گا۔ پناہ گزینوں کا مسئلہ بھی اب بین الاقوامی روپ اختیار کر رہا ہے۔ اس سبق میں اس کا بھی احاطہ کیا جائے گا۔

انسانی حقوق : انسانی حقوق کا تصوّر قدرتی حقوق کے تصوّر سے ہی عبارت ہے۔ انسان کو پیدائشی طور پر جو حقوق حاصل ہیں انھیں 'قدرتی حقوق' کہا جاتا ہے۔ بحیثیت انسان سماج کا ایک حصہ بن کر رہنے اور زندگی گزارنے کے لیے ہمیں جو ضروری حقوق حاصل ہیں وہ 'انسانی حقوق' کہلاتے ہیں۔ امریکہ اور فرانس کے انقلاب کے وقت آزادی، مساوات، بھائی چارہ، انصاف ان انسانی حقوق کو فروغ دیا گیا۔ یہ خیال جڑ پکڑتا گیا کہ ان حقوق کے حصول اور استعمال کے لیے جمہوری حکومت ضروری ہے۔ اس کے بعد یورپ کے کئی ممالک نے جمہوری طرزِ حکومت اور دستور کو قبول کیا جس کی وجہ سے حکومت کے اختیارات محدود ہو گئے۔ شہریوں کے حقوق کی حفاظت کرنا حکومتوں کی اہم ذمہ داری قرار دی گئی۔

بین الاقوامی معاملات میں انسانی حقوق کے تصوّر کا

آغاز : اقوامِ متحدہ کے قیام کے بعد انسانی حقوق کا منشور مرتب کیا گیا۔ ١٠ر دسمبر ١٩٤٨ء کو اقوامِ متحدہ کے اجلاسِ عام میں اکثریتِ رائے سے اسے منظوری دی گئی۔ ١٩٦٦ء میں شہری اور سیاسی حقوق کا بین الاقوامی معاہدہ اور معاشی، سماجی اور ثقافتی حقوق کے لیے معاہدہ ان دو معاہدوں کو اقوامِ متحدہ کے اجلاسِ عام میں منظوری دی گئی۔ یہ دونوں معاہدے بین الاقوامی قوانین کا حصہ ہیں اور اس پر عمل کرنا رکن ممالک پر لازمی ہے۔

> انسانی حقوق میں زندہ رہنے کا حق، روٹی، کپڑا، مکان، تعلیم اور حفظانِ صحت جیسے اہم حقوق شامل ہیں۔ یہ حقوق بنیادی نوعیت کے ہوتے ہیں اور عوام کو ان حقوق کی فراہمی حکومت کی ذمہ داری ہوتی ہے۔

سرد جنگ کے زمانے میں اقوامِ متحدہ کے اجلاسِ عام میں انسانی حقوق کا مسئلہ کئی مرتبہ پیش کیا گیا۔ افریقہ میں نسلی امتیاز انسانی حقوق کے منافی ہے اس لیے تفریق کرنے والے ممالک کا بائیکاٹ کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ نوآبادیات کی آزادی، جمہوری حکومت کی طرف جھکاؤ اس کی مثالیں ہیں۔

دورِ جدید میں نسلی امتیاز، سرحدی تنازعات اور انتہا پسندی جیسے مسائل سے انسانی حقوق کو بڑے پیمانے پر خطرات لاحق ہیں۔ اس کے علاوہ کئی عالمی مسائل مثلاً وبائی امراض، ماحولیات کو درپیش خطرہ، قدرتی آفات وغیرہ کی وجہ سے انسانی حقوق کا مفہوم اور وسیع ہو گیا ہے۔ ماحولیات کا تحفّظ اور ہمہ جہت ترقی کا بھی شمار انسانی حقوق میں ہوتا ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

انسانی حقوق کے منشور میں کل ۳۰/ دفعات ہیں۔ اس منشور میں شہری آزادی سے متعلق دفعہ کے ساتھ ساتھ روزگار کا حق، یکساں کام یکساں تنخواہ کا حق جیسے معاشی حقوق بھی شامل ہیں۔ تمام رکن ممالک اپنے شہریوں کو یہ حقوق دیں اس بات کی اُمید منشور میں ظاہر کی گئی ہے۔ انسانی حقوق کے منشور کی طرز پر ۲۰/ نومبر ۱۹۵۹ء کو حقوق برائے اطفال کا منشور بھی پیش کیا گیا۔

انسانی حقوق اور بھارت : دستورِ ہند میں انسانی حقوق کو بنیادی حقوق کا مقام دیا گیا ہے۔ دستور میں درج بنیادی حقوق کے ساتھ ساتھ کمزور طبقات، خواتین اور اقلیتوں کے تحفّظ کی ذمہ داری بھی حکومت کے کندھوں پر ہے۔ ۱۹۹۳ء میں انسانی حقوق کے تحفّظ کا قانون منظور کیا گیا۔ اس قانون کے تحت 'قومی انسانی حقوق کمیشن' اور 'ریاستی انسانی حقوق کمیشن' قائم کیے گئے۔ انسانی حقوق کی پامالی پر اس سے متعلق شکایت درج کرنا اور مناسب کارروائی کرنا حقوق انسانی کمیشن کی ذمہ داری ہے۔

عمل کیجیے۔

یہاں کچھ مسائل دیے ہوئے ہیں۔ انھیں دو زمروں قومی اور بین الاقوامی مسائل میں تقسیم کیجیے۔

- کمزور طبقات کو خود کفیل بنانا
- اجتماعی صفائی
- انتہا پسندی
- انسانی حقوق کی پامالی
- معاشی نظام کی نج کاری
- افلاس، جہالت
- عوامی آمد و رفت کا مسئلہ
- اوزون تہہ کا پتلا ہونا
- علیحدگی پسندی

بتایئے تو بھلا!

فی الوقت بھارتی انسانی حقوق کمیشن کے صدر کون ہیں؟

ماحولیات

فی زمانہ انسانی حقوق کا مفہوم نہایت وسیع ہو چکا ہے اور مانا جاتا ہے کہ محفوظ ماحول بھی ایک اہم انسانی حق ہے۔ ۱۹۷۰ء میں بین الاقوامی سطح پر ماحولیات کے تحفظ کی اہمیت و ضرورت کو سنجیدگی سے محسوس کیا گیا۔ ماہرینِ ماحولیات کا ماننا تھا کہ بڑے پیمانے پر ہورہی صنعتی ترقی اور بجلی کی ضرورت میں اضافے کی وجہ سے ماحول کو خطرہ لاحق ہوگیا ہے۔ ۲۲/ اپریل ۱۹۷۰ء کو پہلا 'یومِ ارض' (Earth Day) منایا گیا۔ زراعت میں بڑے پیمانے پر استعمال کی جانے والی کیمیائی کھاد اور کیڑے مار دوائیں، گاڑیوں سے نکلنے والا دھواں، جوہری بھٹیوں سے ہونے والی تابکاری، تیل اور کیمیائی گیسوں کا اخراج جیسی وجوہات کی بنا پر ماحول غیر محفوظ ہوتا جارہا ہے اور کئی مسائل پیدا ہورہے ہیں۔ اس معلومات کے بعد ماحولیات کے تحفّظ کا مسئلہ بھی بین الاقوامی بحث کا موضوع بنتا گیا۔

۱۹۹۰ء کے بعد عالم کاری کی لہر کی وجہ سے ایک ملک کا دوسرے ملک پر انحصار اور ماحولیاتی مسائل کو حل کرنے میں ایک دوسرے کے باہمی تعاون کی ضرورت محسوس ہونے لگی۔ ماحول کی آلودگی یا تیل اور گیس کے اخراج سے ہونے والے نقصانات کسی ایک ملک تک محدود نہیں رہتے۔ ان کے اثرات طویل مدتی ہوتے ہیں اس لیے ان مسائل کے حل کے لیے تمام ممالک کا باہمی رضامندی اور تعاون کے ساتھ کام کرنا ضروری ہے۔

نباتات اور پرندوں کی مختلف اقسام کا ختم ہونا، مٹی کی زرخیزی

کا کم ہونا، پانی کی قلّت، درجۂ حرارت میں اضافہ، بارش کے تناسب میں کمی بیشی، ندی، نالے، جھرنے، تالاب کا خشک ہونا اور ندیوں اور سمندروں کی آلودگی، نئی نئی بیماریوں کا لاحق ہونا، تیزابی بارش اوزون کی تہہ کا پتلا ہونا وغیرہ ماحول کی تباہی کے ظاہری اثرات ہیں۔ کچھ اثرات کسی خاص ملک تک محدود رہنے کے باوجود ان کے طویل مدتی اثرات کی وجہ سے وہ مسائل عالمی نوعیت حاصل کرتے ہیں جبکہ کچھ مسائل بنیادی طور پر ہی عالمی نوعیت کے ہوتے ہیں۔

ماحولیات کا تحفّظ : ایک نسل سے دوسری نسل تک

عمل کیجیے۔

کسی ملک تک محدود مگر عالمی نوعیت کے مسائل پیدا کرنے والے ماحولیاتی مسائل کی مثالیں دیجیے۔

عمل کیجیے۔

انٹرنیٹ کی مدد سے پیرس اجلاس کے متعلق معلومات حاصل کیجیے اور درج ذیل نکات کی مدد سے معلومات جمع کیجیے۔

* شریک ممالک کی تعداد
* بحث کے موضوعات
* بھارت کے ذریعے پیش کیے گئے موضوعات

اسٹاک ہوم سے پیرس اجلاس تک

بین الاقوامی سطح پر ماحولیات سے متعلق ہنگامی اور طویل مدتی مسائل پر بحث اور ان کے حل تلاش کرنے کے لیے ۵ جون سے ۱۶/ جون ۱۹۷۲ء کے درمیان اسٹاک ہوم میں ماحولیات سے متعلق اقوامِ متحدہ کا اجلاس منعقد کیا گیا۔

- اس اجلاس میں اس بات پر زور دیا گیا کہ آلودگی پر قابو پانے کے لیے تعاون کرنا تمام ممالک کی ذمہ داری ہے۔
- ترقی پذیر ممالک نے یہ سوال اُٹھایا کہ ترقی یافتہ ممالک ہی ماحولیات کو نقصان پہنچانے کے لیے زیادہ ذمہ دار ہیں لہٰذا ماحولیاتی آلودگی کو روکنے کی ذمہ داری بھی انھیں قبول کرنا چاہیے۔ آج بھی ترقی پذیر ممالک کا یہی موقف ہے۔
- اس اجلاس کی ایک خاص بات یہ تھی کہ اس میں ماحولیات کے لیے کام کرنے والی غیر سرکاری تنظیمیں بھی موجود تھیں۔
- اس اجلاس میں عالمی دولتِ مشترکہ کے تحفّظ کا موضوع زیرِ بحث آیا۔ تمام ممالک نے اس بات پر اتفاق کیا کہ دولتِ مشترکہ کے تحفّظ کی ذمہ داری تمام ممالک کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔
- اس اجلاس کے فوراً بعد اقوامِ متحدہ نے 'اقوامِ متحدہ ماحولیاتی پروگرام' بنایا۔
- اس اجلاس کے بعد کئی بین الاقوامی ماحولیاتی معاہدے طے ہوئے۔ ماحولیاتی تحفّظ سے متعلق قوانین بنائے گئے۔ قومی اور بین الاقوامی سطح پر ماحولیات سے متعلق تحریکات کا آغاز ہوا۔ بین الاقوامی ماحولیاتی اجلاسوں میں ماحولیات کے بارے میں کیے گئے فیصلوں سے متعلق غیر سرکاری تنظیموں کی شرکت میں اضافہ ہوا۔
- اسٹاک ہوم اجلاس کے دوسرے مرحلے میں ۱۹۹۲ء میں برازیل کے شہر رِیو (Rio) میں ماحولیاتی اجلاس منعقد کیا گیا۔ اس اجلاس میں 'ہمہ جہت ترقی' کے نظریے پر زور دیا گیا۔ حیاتیاتی تنوّع، جنگلات کا تحفّظ، گرین ہاؤس گیسیں اور

موسموں کی تبدیلی جیسے مختلف موضوعات پر معاہدے کیے گئے۔

۱۹۹۷ء میں کیوٹو میں منعقدہ اجلاس میں ترقی یافتہ ممالک کے لیے موسموں میں ہونے والی تبدیلی کو روکنے کی غرض سے ایک میعاد مقرر کی گئی جس پر پندرہ برسوں تک عمل آوری لازمی تھی۔ اس کے بعد نومبر ۲۰۱۵ء میں پیرس میں موسمیات کی تبدیلی سے متعلق اجلاس منعقد کیا گیا۔ اس اجلاس میں اس بات پر زور دیا گیا کہ تمام ممالک موسمیات کی تبدیلی اور درجۂ حرارت میں ہونے والے اضافے کے تدارک کے لیے ایک دوسرے کا تعاون کریں اور ترقی پذیر ممالک کو اس کے لیے درکار ٹکنالوجی مہیا کرنے میں ترقی یافتہ ممالک مدد کریں۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

بحرِ اعظم، سمندر کی گہرائی، ماحول، بیرونی خلا اور جینیاتی دولت کا شمار عالمی دولت میں کیا جاتا ہے۔ یہ دولت دنیا کے تمام ممالک کی ملکیت ہے اس لیے اس کی حفاظت کی ذمہ داری دنیا کے تمام ممالک پر عائد ہوتی ہے۔

انتہا پسندی

انتہا پسندی آج کے دور کا ایک اہم مسئلہ ہے۔ دنیا کے کئی ممالک اس مسئلے کی وجہ سے پریشان ہیں۔ دنیا کا کوئی بھی ملک اپنی انفرادی طاقت کے بل بوتے پر اس مسئلے کو ختم نہیں کرسکتا اس لیے انتہا پسندی کو عالمی مسئلہ تسلیم کیا جاتا ہے۔

انتہا پسندی یعنی کیا؟

سیاسی مقاصد حاصل کرنے کے لیے عام اور بے گناہ عوام کے خلاف طاقت اور تشدد کا استعمال کرنا یا انھیں دھمکانا اور سماج میں خوف و ہراس پیدا کرنا 'انتہا پسندی' کہلاتا ہے۔ یہ منظّم طریقے سے کیا جانے والا تشدد ہے۔

بین الاقوامی سیاست پر انتہا پسندی کے دور رس اثرات مرتب ہوئے ہیں۔ گزشتہ دو دہائیوں میں مختلف ممالک میں یہ سرگرمیاں شدت اختیار کرتی نظر آتی ہیں۔ انتہا پسندانہ کارروائی روایتی جنگ سے مختلف ہوتی ہے۔ روایتی جنگ دو یا دو سے زائد مقتدر ممالک کے درمیان ہونے والی لڑائی ہے۔ اس قسم کی لڑائیوں میں ملکوں کی جغرافیائی سرحدوں کے تحفظ کو خاص اہمیت حاصل ہوتی ہے لیکن انتہا پسند تنظیمیں دنیا کے کسی بھی کونے سے کسی بھی ملک میں فساد اور بدامنی پھیلاتی ہیں۔ انتہا پسند تنظیموں کا اصل مقصد مختلف ممالک کی سرحدوں کو نقصان پہنچانا نہیں بلکہ وہاں کی حکومت کو چیلنج کرنا اور ان کے وجود کا انکار کرنا ہوتا ہے۔ بڑھتی انتہا پسندی سے نہ صرف بیرونِ ملک بلکہ اندرونِ ملک بھی خطرات کا اندیشہ ہوتا ہے۔

انتہا پسندی پر قابو پانے کے لیے مختلف ممالک کے حفاظتی دستوں کے باہمی تعاون سے کام کرنا ضروری ہوگیا ہے۔

تلاش کیجیے!

* سیریا کے کئی افراد دوسرے ملکوں میں کیوں پناہ حاصل کر رہے ہیں؟
* دنیا کے کون سے دیگر ممالک سے پناہ گزینوں کی بڑی تعداد آ رہی ہے؟

پناہ گزینوں کا مسئلہ

جن افراد کو اپنی مرضی کے خلاف یا زبردستی اپنا وطن چھوڑنا پڑتا ہے اور پناہ لینے کے لیے کسی دوسرے ملک میں جانا پڑتا ہے ایسے لوگوں کو 'پناہ گزین' کہا جاتا ہے۔ کسی مخصوص نسل یا مذہب کے حامل افراد کا استحصال یا انھیں جبراً ملک چھوڑنے پر مجبور کرنا، جنگ یا آفات کی وجہ سے اپنا وطن چھوڑ کر دوسری جگہ بس جانا جیسی وجوہات کی بنا پر لوگ دوسرے ممالک میں پناہ حاصل کرتے ہیں۔

دوسری جنگِ عظیم سے قبل جرمنی میں یہودیوں کا استحصال کیا

گیا۔ ان کی شہریت اور املاک چھین لی گئیں جس کی وجہ سے یہودی بے گھر ہو کر رہ گئے۔ ۱۹۷۱ء میں مشرقی پاکستان کے کئی لوگ سیاسی و مذہبی پریشانیوں کی وجہ سے بے گھر ہو گئے اور بھارت میں پناہ لینے کے لیے آئے۔ گزشتہ کئی برسوں سے عراق اور سیریا میں جنگ کے حالات پیدا ہو گئے ہیں جس کی وجہ سے وہاں کے افراد پناہ گزینوں کی حیثیت سے ملک سے باہر زندگی گزار رہے ہیں۔ ان پناہ گزینوں کی کئی مثالیں ہمارے سامنے ہیں۔

پناہ گزینوں کے لیے اقوامِ متحدہ کی امداد

کسی بھی ملک کے افراد پر جب پناہ حاصل کرنے یعنی اپنا وطن چھوڑنے کی نوبت آتی ہے تو انھیں کئی مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ سب سے اہم مسئلہ یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنا ملک چھوڑ کر کہاں جائیں؟ کیا وہ ملک ہمیں قبول کرے گا؟ دوسرا مسئلہ ہوتا ہے افرادِ خانہ کو محفوظ طریقے سے بیرونِ ملک لے جانا۔ اس میں بے حد جسمانی اور ذہنی تناؤ ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ دشوار گزار راستے، چھپتے چھپاتے سفر کرنا، قدرتی آفات اور پریشانیاں، دھوپ، بارش، طوفان، اناج کی قلّت، بیماریاں، تعاقب کرنے والا دشمن وغیرہ ڈھیر سارے مسائل ہوتے ہیں جس میں کئی لوگ اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔

محفوظ مقام پر پہنچنے کے بعد نئی مشکلات کا سامنا کرنا ہوتا ہے۔ روزگار کی تلاش، رہنے کے لیے جگہ اور روزمرہ کے دیگر مسائل درپیش ہوتے ہیں۔ دوسرے ملک کی زبان، تہذیب، رہن سہن مختلف ہو تو اپنے آپ کو اس میں ضم کرنے میں مشکلات پیش آتی ہیں۔ جس ملک میں پناہ لی گئی ہو وہاں کے لوگ انھیں قبول کریں یہ بھی ضروری نہیں۔ اس کے برخلاف پناہ گزینوں کی تعداد بڑھنے سے اس ملک پر بوجھ بڑھتا ہے۔ ضروریاتِ زندگی کی اشیا کی قلّت ہو جاتی ہے۔ جرائم کی شرح میں اضافہ ہوتا ہے۔ مہنگائی بڑھ جاتی ہے۔ مقامی افراد کی ملازمتیں خطرے میں پڑ جاتی ہیں اور امن و سلامتی مخدوش ہو جاتی ہے۔ اس قسم کے کئی مسائل کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اسی وجہ سے کئی ممالک بے گھروں کو سہارا دینے اور انھیں نئے سرے سے آباد کرنے کے لیے تیار نہیں ہوتے۔

پناہ گزینوں کے متعلق بین الاقوامی سطح پر ۱۹۵۱ء میں کچھ شقیں بنائی گئیں جن کے مطابق پناہ گزینوں کو ان کی مرضی کے خلاف ان کے آبائی وطن واپس نہیں بھیجا جاسکتا۔ اسی طرح ان کے مسائل حل کرنے کے لیے اقوامِ متحدہ کے چیف کمشنر کے دفاتر بھی قائم کیے گئے۔

اگر تمام ممالک انسانی حقوق کا تحفّظ کریں تو ناانصافی، استحصال اور تشدد کا خاتمہ ہوگا اور بنی نوعِ انسان آزادی سے ترقی کی راہ پر گامزن ہوں گے۔ مکمل طور پر ماحولیات کا تحفّظ اور انتہا پسندی کا خاتمہ کیا جائے تو انسانی حقوق مؤثر طور پر حاصل کیے جاسکتے ہیں۔ دنیا کے کسی بھی عوامی طبقے کو کسی دوسرے ملک میں پناہ لینے کی نوبت نہیں آئے گی۔ اگر اس کے لیے کوششیں کی گئیں تو غیر محفوظ انسانی بستیاں محفوظ ہو جائیں گی۔ اس مقصد کے لیے تمام ممالک کا یکجا ہونا، آپس میں ایک دوسرے کی معاونت کرنا، ٹھوس اقدامات کرنا اور عملی تبدیلی لانے کی کوشش کرنا ضروری ہے۔

اگلے سال ہم اس سلسلے میں آزاد بھارت کے ذریعے کی گئی کوششوں کا مطالعہ کریں گے۔

مشق

(۱) ذیل میں سے مناسب متبادل چن کر بیان مکمل کیجیے۔

۱۔ ذیل میں سے کون سا مسئلہ بین الاقوامی مسئلہ ہے؟

(الف) مہاراشٹر- کرناٹک سرحد تنازعہ

(ب) کاویری پانی کی تقسیم

(ج) پناہ گزینوں کا مسئلہ

(د) آندھرا پردیش کا نکسل واد

۲۔ درج ذیل میں سے کس حق کا شمار انسانی حقوق میں نہیں ہوتا؟

(الف) روزگار کا حق

(ب) حقِ معلومات

(ج) حقوقِ اطفال

(د) یکساں کام یکساں تنخواہ

۳۔ ذیل میں سے کون سا دن ایک ہی تاریخ کو بین الاقوامی سطح پر منایا جاتا ہے؟

(الف) یومِ اساتذہ

(ب) یومِ اطفال

(ج) یومِ ارض

(د) یومِ پرچم

(۲) مندرجہ ذیل بیانات صحیح ہیں یا غلط، وجوہات کے ساتھ لکھیے۔

۱۔ ماحولیاتی تباہی پر قابو پانے کے لیے تمام ممالک کا باہمی تعاون ضروری ہے۔

۲۔ پناہ گزینوں کو سہارا دینے کے لیے ممالک ہمیشہ تیار رہتے ہیں۔

(۳) مندرجہ ذیل اصطلاحات کی وضاحت کیجیے۔

۱۔ انسانی حقوق ۲۔ ماحولیاتی تباہی/تنزّلی

۳۔ انتہا پسندی

(۴) تصوّراتی خاکہ مکمل کیجیے۔

ماحولیاتی تباہی

وجوہات

۱۔................

۲۔................

۳۔................

۴۔................

ظاہری اثرات

۱۔................

۲۔................

۳۔................

۴۔................

تدارکی تدبیریں

۱۔................

۲۔................

۳۔................

۴۔................

(۵) مندرجہ ذیل سوالوں کے مختصر جواب لکھیے۔

۱۔ انسانی حقوق کے قیام میں بھارت کا کردار واضح کیجیے۔

۲۔ انتہا پسندی کے اثرات بیان کرتے ہوئے اُس پر قابو پانے کے لیے اقدامات تجویز کیجیے۔

سرگرمی:

۱۔ ریاستی کمیشن برائے تحفّظِ حقوقِ اطفال کی معلومات استاد کی مدد سے حاصل کیجیے۔

۲۔ چین کی 'چڑیا مارو مہم' اور بھارت کی 'چپکو تحریک' کی معلومات جمع کیجیے۔

۳۔ کیا بڑے بند کی وجہ سے مسائل پیش آ سکتے ہیں؟ اپنی رائے دیجیے۔

۴۔ اپنے اسکول میں منائے گئے 'یومِ ارض' کی روداد لکھیے۔

6G555C